انسانی حالات اور تقاضوں کا سب سے زیادہ جاننے والا اس کا خالق ہی ہے۔ تلک حدود اللہ فلا تعتدوھا ومن یتعد حدود اللہ فاولئک ھم الظالمون۔

سعودی عرب سے واپسی پر کئی ثقہ حجاج نے یہ افسوسناک انکشاف کیا کہ اس سال کئی قادیانیوں کو حرمین الشریفین میں داخلہ اور مناسک حج کی ادائیگی میں شرکت کا موقعہ دیا گیا۔ اس سے زیادہ لرزہ خیز یہ خبر ہے کہ مرزائیوں کے عالمی مبلغ اور صف اوّل کے قائد ظفر اللہ خان بھی سرزمین حجاز اور مسلمانوں کے اس روحانی اور عالمی اجتماع میں گھومتے پھرتے رہے۔ یہ بھی افواہ تھی کہ ہسپتالوں میں کئی ایک قادیانی ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ ان اطلاعات کے عواقب اور نتائج کے تصور سے ایک مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کیا اب کعبۃ اللہ اور دیار رسول علیہ السلام بھی ان شرمناک ریشہ دوانیوں، سازشوں اور ارتدادی سرگرمیوں کی آماجگاہ بن جائیں گے؟ جس کا مظاہرہ قادیانی جماعت ملک وبیرون ملک میں شب و روز کر رہی ہے، سرزمین طیبہ میں روضۂ اطہر کی چوکھٹ سے مسلمانوں کو ہٹانے کی کوششیں۔؟ معاذاللہ والی اللہ المشتکی ——— عہد نبوت سے لیکر اب تک مسلمان اس معاملے میں بڑے حساس رہے ہیں۔ حرمین الشریفین میں یہود و نصاریٰ اور غیر مسلم اقوام کے داخلے پر پابندی رہی حضور علیہ السلام نے مرض وفات میں جزیرۃ العرب کو یہود و نصاریٰ سے پاک رکھنے کا فرمان جاری کر کے معاملہ کی اہمیت اور نزاکت کا احساس دلایا۔ اخرجوا الیھود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب۔ (الحدیث) کہ عالم اسلام کا منبع اور مسلمانوں کا دل (حرمین الشریفین) غیر مسلموں کی فتنہ پردازیوں کا شکار نہ ہونے پائے کہ دل کے متاثر ہونے سے سارا جسم فاسد ہو جاتا ہے۔ موجودہ حکمران ملک فیصل کے پیش رو شاہ سعود کے عہد تک اس معاملہ میں نہایت احتیاط برتی گئی۔ کچھ عرصہ قبل چند قادیانی خفیہ طور پر داخل ہوئے۔ انہیں فوراً پکڑ پکڑ کر نکال دیا گیا۔ موجودہ حکومت سے اس مسئلہ میں غفلت ہوئی یا دیدہ ودانستہ۔ اس روشن خیالی اور ترقی پسندی کی وجہ سے ایسا کیا گیا جس کے ایمان سوز اثرات نے آج حرمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ معاملہ ہر حال میں نظر ثانی اور غور و فکر کا مستحق ہے۔ بیشک موجودہ سعودی حکومت حجاج کے آرام و راحت میں کوئی کسر نہیں اٹھاتی، تمام ممکنہ اصلاحات کر رہی ہے، جس پر وہ پورے عالم اسلام کی طرف سے شکریہ وتحسین کی مستحق ہے ——— مگر یاد رہے کہ عالم اسلام کیلئے حجاز کی اصل دولت اور سرمایہ وہاں کی معنوی برکات اور روحانی اثرات ہیں۔ مسلمان خدا فراموش مادیت اور زندگی کے ہنگاموں سے گھبرا کر اس آستانہ عافیت اور مرکز سکون کی طرف لپکتے ہیں۔ اگر روئے زمین پر خدا کی اس ایک ہی روشنی کے گرد بھی مادیت کا حصار کھینچا جاتا ہے،

عصرِ جدید کی نام نہاد ترقیات سے وہاں کا تقدس آفریں نورانی ماحول بدلا جاتا ہے۔ یورپی تہذیب و تمدن آزادی اور فحاشی، مغربی تعیش و تمدن کی کھلی چھوٹ دی جاتی ہے۔ اور تو اور مسلمانوں کے دین وایمان کے دشمن یہود و نصاریٰ ہندؤں اور قادیانیوں کو وہاں آنے جانے کی اجازت دی جاتی ہے تو یہ پورے عالمِ اسلام کے ساتھ ناانصافی ہوگی کہ حرمین الشریفین تمام مسلمانوں کے مشترکہ متاع ہیں۔ اور خدا کے گھر میں دین و ایمان کے ڈاکوؤں کے نقب لگانے پر کوئی مسلمان خاموش نہیں رہ سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ بدقسمتی سے ہماری حکومت قادیانیوں کے پاسپورٹ پر غیر مسلم یا قادیانی ہونے کی مہر نہیں لگاتی —— اور سعودی عرب کے بعض ذمہ دار حضرات کا یہ عذر معقول ہوتا اگر انہوں نے کم از کم ظفر اللہ خان کو روک دیا ہوتا کہ اسکی مرزائیت کوئی ڈھکی چھپی بات نہ تھی۔ یہ دشواری پچھلی حکومتوں میں بھی پیش آئی ہوگی، پھر بھی انہوں نے تفتیش اور تحقیق کرتے ہوئے احتیاط کا دامن نہیں چھوڑا، اور اگر کسی طرح معلوم ہوا کہ دھوکہ اور فریب سے ایسا کوئی قادیانی داخل ہوا ہے تو اسے اسی وقت نکال باہر کیا —— سعودی عرب کے موجودہ حساس اور بیدار مغز حکمران شاہ فیصل سے ہماری مخلصانہ التجا ہے کہ وہ ان امور میں اپنے خاندانی اور روایتی دینی تصلّب کو برقرار رکھتے ہوئے حرمین کے معاملہ میں دنیا بھر کے نام لیوایانِ محمد علیہ السلام (بآبائنا وارواحنا) کے احساسات کا خیال رکھیں، یہ ناموسِ محمدی کا سوال ہے جو آپ اور ہم سب کا مشترکہ معاملہ ہے۔ اس سلسلہ میں بعض اور ناگفتہ بہ اور نامناسب منکرات اور خرابیوں کا ذکر بھی کیا جا سکتا ہے جو مشاہدات پر مبنی ہیں۔ مگر ہم آج صرف ناموسِ محمدی علیہ السلام اور تقدسِ حرمین کے نام پر مرزائیوں کے معاملہ میں نظرِ ثانی کی درخواست کرتے ہیں ——

اندکے پیش تو گفتم غمِ دل ترسیدم — کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ——

سمیع الحق

مدینہ طیبہ کی اطلاعات سے وہاں کے مشہور صاحبِ مسند و ارشاد بزرگ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ مہاجر مدینہ طیبہ کی علالت کا علم ہوا۔ حضرت شیخ کی ذات اس وقت مسلمانوں اور خاص طور سے پاکستانی مسلمانوں کے لئے فیض و برکت کا سرچشمہ ہے اور پاکستان سے تو ان کا وطنی رشتہ ہے۔ اہلِ علم اور عام مسلمانوں سے حضرت مولانا مدظلہ کی صحتِ کاملہ کیلئے دعاؤں کی درخواست ہے۔ بحمد اللہ کہ حضرت مولانا مدظلہ کے تازہ مکتوب بنام حضرت شیخ الحدیث صاحب سے معلوم ہوا کہ اب انکی صحت روبہ افاقہ ہے۔ قارئین اور تمام مسلمانوں سے دعائے صحت فرمانے کی درخواست ہے۔ (ادارہ)